خطۂ ملتان میں گم شدہ ''ہیر'' بازیافت اور تدوینِ متن

نسیم اختر

"Heer" is not only a folk character of the Punjabi literature, it is also a symbol of the culture, social behaviours and attitudes of this part of the earth, down fall of the socio-political atmosphere and stagnation of the society. The researcher not only finds a forgotten text about this legend character but also traces it through different writers, poets,and suffies. It can be studied through the cultural history of this region. The author also finds the traces of the development of this folklore to know that the Heer is really depicting the customs, livelihood, and the cltural perspective of the story. She believes that the Heer text written by mr. Sobhey Khan given here is the real text found from a reliable calligraphed sorce/script. Sobhey Khan was a resident of Shuja Abad , a town in the region of Multan.

پنجاب کی دھرتی نے ایک ایسے قصّے کو جنم دیا جسے تاریخ کے اوراق بھی فراموش نہ کر سکے۔ وہ قصّہ ہے ''**ہیر رانجھے**'' کا اس قصّے کے کئی کرداروں نے ایک لیجنڈ کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اس کے اساطیری کردار آج بھی زندہ ہیں۔ ان کرداروں میں ایک کردار کا نام ''**ہیر**'' ہے۔ یوں تو ''**ہیر**'' ایک مٹیار کا نام ہے۔ مگر یہ نام جب قصے کے اندر تھا تو اس دھرتی کی شناخت، معاشرے کا فرد۔ عہد کی پہچان اور معاشرتی رویوں کی نمائندہ، زوال یافتہ اور جامد سیاسی نظام کی جبریت کے خلاف نبرد آزما لڑکی بن کر سامنے آتا ہے۔ جب یہ تانیثی کردار صوفی شاعر بلّھے شاہ کے ہاں پہنچا تو اس نے علامتی روپ دھار لیا۔

''سدّو نی مینوں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھو کوئی''

یعنی وہ باندی بن کر رانجھے کی ہستی میں گم ہو جانا چاہتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ 'ہیر' اپنی ذات کی نفی کر کے 'رانجھے' میں سمانا چاہتی ہے۔ وہ تو پکار پکار کر کہتی ہے۔

''رانجھا رانجھا کردی نی میں آپے رانجھا ہوئی''

بلھے شاہ خود ہی اقرار کرتے ہیں کہ 'ہیر' نے ایک باندی ہو کر کتنا اونچا مقام حاصل کر لیا ہے۔

بلّھا ہیر سلیٹی و یکھو ، کتھے جا کھلو ئی
جس دے نال میں نیونہہ لگایا اوہو جیبی ہوئی (۱)

شاہ حسین توں 'ہیر' کو یوں تلاش کرتا ہے:

جنگل بیلے پھراں ڈھونڈیدی ، رانجھن میرے سنگے
مہیں آئیاں ، میرا ڈھول نہ آیا ، ہیر کُوکے وچ جھنگے (۲)

سچل سرمست کے ہاں تو عشق 'رانجھو' کے دل میں چھپا بیٹھا ہے۔ اور 'ہیر' 'رانجھو' کے اندر براجمان ہے۔ دونوں کے درمیان من وتو کا فاصلہ ہی نہیں رہا۔

رانجھو تخت ہزارے والا میں تاں ہیر سیال
عشق رانجھو اندر روڑیا ، وسر گئی ہئی چال (۳)

خواجہ غلام فرید تو گھر کی بادشاہی تیاگ کر تخت ہزارے سے آنے والے 'رانجھے' کو مشورہ دیتے ہیں کہ جب تو نے 'ہیر' کی خاطر اپنے کان پڑوالئے تو باقی کیا رہ جاتا ہے۔ جب 'ہیر' مل گئی تو شان و شوکت کو لات ماریہی حیاتِ جاویداں ہے۔

آپے تخت ہزاریوں آیا ہیرے کارن چاک سڈایا
سٹ کر شوکت شاہی و و یار (۴)

گویا اب 'ہیر' مادی دُنیا سے نکل کر ماورائی شکل اختیار کر گئی تو عام شاعروں نے صوفیائے کرام کی اختیار کردہ علامت پر مہر ثبت کر دی۔ 'ہیر' کے کردار کی اس تفہیم کی خوشبو نے ہر اس ذہن کو متاثر کیا جو حساسیت اور معصومیت سے لبریز تھا۔ چاروں اور پھیلنے والی اس خوشبو سے متاثر ہو کر اُردو کے ممتاز شاعر انشاءاللہ خاں انشاء یہ کہنے پر مجبور ہو گئے:

سُنا یا رات کو قصّہ جو ہیر رانجھے کا
اہلِ درد کو پنجابیوں نے لوٹ لیا (۵)

وارث شاہ نے اپنی 'ہیر' میں خود یہ تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے یہ قصہ تفریح یا تفنن طبع کیلئے نہیں لکھا۔ بلکہ یہ قصہ روح اور قلوب کا مکالمہ ہے۔ ہیر انسان کی ذات کے پیکر کا نام ہے اور رانجھا اس کا خالق و مالک ہے وہ خود کہتا ہے:

ہیر روح تے چاک قلبوت جانو بالناتھ ایہہ پیر بنایا ای
سہتی موت تے جسم ہے یار رانجھا ، انہاں دوہاں نے بھیڑ مچایا ای
دُنیا جان ایویں جیویں جھنگ پیلے گور کالڑا باغ بنایا ای

وارث شاہ میاں بیڑی پار تیری کلمہ پاک زبان تے آیا ای (۶)

اس ضمن میں غلام قادر شاہ بٹالوی نے خوب وضاحت کی ہے:

آپ ہیر تے آپے رانجھن، آپے جوُنوں سلّے

آپ مہیں تے آپے ماہی، آپے جھّل اوتّے

آپے جھنگ تے تخت ہزارہ، آپے بیلے ٹلّے

کہے غلام ایہہ سوئی جانن، جن میراں پکڑے پلّے (۷)

اس قصّے کو خطہ ملتان کے بہت سے جید اور عالم فاضل شعرا نے قلم بند کیا ہے۔ جن میں اللہ بخش خادمؔ، چراغ اعوانؔ، علی حیدر ملتانیؔ، حمل لغاریؔ، نورالدین مسکینؔ، سیّد جلال حکیمؔ، احمد بخش غافلؔ، نورن گدائیؔ، غلام رسول انصاریؔ، محمد مٹھاؔ، مولانا عبیداللہ ملتانیؔ، کریم بخش واصلؔ، روشن، عبدالکریم، غافل کرمانیؔ، میراں شاہؔ، محمد اصغر علی اور محمد راجن شاہؔ۔ لیکن جس شاعر کے قلمی نسخے کی بازیافت ہوئی ہے۔ اس کے کلام کا ذکر تو ڈسٹرکٹ ملتان گزیٹر میں آتا ہے مگر کلام دستیاب نہ تھا۔ اس کا نام سوبھے خاں ہے۔

شہر کی تعلیمی روشنی سے دُور دیہات کی سمٹی توانائی میں اپنے کاندھوں پر زندگی کا بوجھ اٹھانے والا فی البدیہہ گو شاعر سوبھے خاں شجاع آباد کے قصبے تاجے والا کا رہنے والا تھا۔ یہ قصّہ شجاع آباد اور جلال پور پیروالا کے درمیان واقعہ ہے۔ جہاں خواندگی کی روشنی کم اور ان پڑھتا کا اندھیرا زیادہ تھا۔ اس اندھیرے میں سوبھے خاں اپنی شاعری کی جداگانہ شمع جلا رہا تھا۔ ملتان ڈسٹرکٹ گزیٹر کے مطابق سوبھے خاں ۱۸۱۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۷۰ء میں اس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا۔ (۸) اس طرح انہوں نے ساٹھ برس تک شاعری کی جوت جگائی۔

ماسٹر سکھ رام شجاع آبادی نے اپنے مقالے **''شجاع آباد دا مہان کوی''** میں سوبھے خاں کو 'سوجھے' لکھا ہے (۹) جو درست نہیں ہے۔ کیونکہ ''سوبھ اور سوبھا'' دونوں ہندی کے لفظ ہیں جس کے معنی ہیں خوبصورت، زیبائش، خوبی وغیرہ جبکہ ''سوھب'' کے معانی ہیں بین، باجہ وغیرہ (۱۰)۔ شجاع آباد کے علاوہ ضلع ملتان کے قدیم شاعروں میں ''سوجھے خاں'' کا نام کا کوئی شاعر نہیں ہوا۔ ہاں 'سوبھے خاں' ضرور ہے جس کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں۔

سوبھے خاں کے شاعر ہونے کا تذکرہ سب سے پہلے ملتان ڈسٹرکٹ گزیٹر ۱۹۰۱ء میں آیا۔ اس سے قبل کسی تذکرے، مخطوطات، ملفوظات یا تاریخ کی کسی کتاب میں ان کا نام تو ملتا ہے۔ مگر ان کا کلام دستیاب نہیں ہوا۔

ماسٹر سکھ رام شجاع آبادی نے لکھا ہے کہ سوبھے خاں فی البدیہہ گو شاعر تھا (۱۱) مگر حیرت کی بات ہے کہ اگر وہ واقعی فی البدیہہ اشعار کہتا تھا۔ تو سوائے ایک ''وار'' اور قصہ ''ہیر رانجھا'' کے اس کا اور کوئی کلام نہیں ملتا۔ نہ ہی اس بارے میں کہیں تذکرہ دستیاب ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا درست نہیں کہ سوبھے خاں تھوڑا بہت خواندہ بھی تھا۔ اگر سکھ رام شجاع آبادی کی یہ بات تسلیم کر بھی لی جائے۔ تو اسکی مزید کوئی تحریر یا قلمی یا طبع شدہ چیز دستیاب ضرور ہوتی۔ یا اس کے خاندان کے افراد جو اس وقت حیات ہیں اس بارے میں کچھ روشنی ڈالتے۔ البتہ مولوی نور احمد خاں فریدیؔ نے اپنے ایک مضمون میں صرف اتنا لکھا ہے کہ ''سوبھے خاں نہ صرف ان پڑھ تھا بلکہ کم عقل بھی تھا اور اپنی روزمرّہ زندگی میں بھی ناکام تھا۔ مگر حافظہ بہت تیز تھا۔ جو شعر ایک مرتبہ کہہ لیتا تادیر یاد رکھتا۔ (۱۲)

مولوی نور احمد فریدیؔ نے بیک وقت دو متضاد باتیں لکھی ہیں۔ایک طرف تو یہ لکھتے ہیں کہ وہ کم عقل تھا۔دوسری جانب تیز حافظہ رکھنے والا بھی کہتے ہیں۔اگر وہ کم عقل تھا تو پھر شعر کیسے موزوں کر لیتا تھا۔بہر حال بحث یہ نہیں ہے کہ وہ کم عقل تھا یا عقل مند۔بات یہ چل رہی تھی کہ سوبھے خاں شعر کہتا تھا۔پروفیسر شوکت مغل نے اسی ضمن میں ایک نئی بات کہی ہے۔وہ لکھتے ہیں ''سوبھے خاں ان پڑھ ہونے کے ساتھ ساتھ ''صاحب حال'' اور مجذوب بھی تھا۔عام حالت میں وہ شعر نہ کہتا تھا۔بلکہ جب ان پر کیفیت طاری ہوتی تو اس وقت مراقبے کی حالت میں جب سر اٹھاتا تو شعر کہنے شروع کر دیتا''۔(۱۳) ہمیں اس بات سے اتفاق نہیں۔اوّل تو پروفیسر شوکت مغل نے بغیر کسی حوالے کے یہ بات کہی ہے دوسرے یہ کہ مجذوب تو اللہ تعالیٰ کے انوار عالیہ میں گم ہوتا ہے اس کا ظاہری یا مادی دُنیا سے رابطہ ٹوٹ چکا ہوتا ہے۔ایسی حالت میں انسان کا شعور پسِ منظر میں چلا جاتا ہے اور باطنی حواس عمل پیرا ہوتے ہیں۔اس کے برعکس شاعر کی شعوری قوت شعر کی آمد کے وقت وظیفہ خوار ہوتی ہے تو وہ شعر کہتا ہے مجذوب کا ادیب یا شاعر ہونا بے معنی بات ہے۔ہاں ''صاحبِ حال'' کی کیفیت اور طرح کی ہوتی ہے۔جب اس پر حال کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو اس کے ظاہری حواس معطل ہو جاتے ہیں اور حواسِ لطیفہ کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔جب وہ اس کیفیت سے باہر آتا ہے تو پھر ظاہری حواس متحرک ہوتے ہیں اور شعور کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔مگر اس کے شعور پر انواراتِ الٰہیا کے اثرات مرتب ہوتے رہتے ہیں۔اس کی گفتگو، لکھنے، پڑھنے اور کام کاج گویا ہر فعل میں یہ اثرات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔سوبھے خاں اگر صاحبِ حال ہوتا تو اس کی شاعری میں کہیں نہ کہیں یہ اثرات کا سایہ تو نظر آتا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سوبھے خاں نارمل عقل اور شعور کا مالک تھا۔اسکی حسّی قوت بہت زیادہ تھی اور مشاہدہ بہت گہرا تھا۔اسی لئے تو انہوں نے اشعار موزوں کیے۔

ماسٹر سکھ رام شجاع آبادی اور مولوی نور احمد فریدیؔ دونوں اپنے اپنے مقالوں میں اس بارے میں متفق ہیں کہ سوبھے خاں نے ہیر کا قصّہ اپنے ایک دوست ''میراں شاہ'' کے کہنے پر لکھا(۱۴)۔ماسٹر سکھ رام نے تو مزید وضاحت کی ہے کہ میراں شاہ نے پہلے سوبھے خاں کو ''ہیر'' کا سارا قصہ کہہ سُنایا۔تو سوبھے خاں نے سن کر اسکو شعروں کی لڑی میں پرو یا(۱۵)

سوبھے خاں کی ''ہیر'' کے تقریباً ۱۱۸شعر ہیں جب کہ مولوی نور احمد خاں فریدیؔ کے مطابق اس قصے کے کل ۶۲ بند ہیں۔

پروفیسر شوکت مغل نے اپنی کتاب ''ملتان دیاں واراں'' میں سوبھے خاں کی ''ہیر'' کے صرف چار بند دیئے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے یہ بند نذر محمد خاں (نعت خواں) سے سن کر لکھے ہیں جبکہ نذر خاں کا کہنا ہے کہ اس نے یہ چاروں بند اپنے والد قادر بخش سے سُنے تھے جو سوبھے خاں کا شاگرد تھا(۱۶)

یہاں یہ بات الجھن پیدا کرتی ہے کہ سوبھے خاں ۱۸۱۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۷۰ء میں وفات پائی۔جبکہ غلام قادر نے بقول پروفیسر شوکت مغل ۱۹۷۹ء میں اس دُنیا سے کوچ کیا۔غلام قادر خاں کی عمر اگر سو سال مان بھی لی جائے تو اسکی پیدائش ۱۸۷۹ء بنتی ہے۔دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ سوبھے خاں کی وفات کے ۹ برس بعد غلام قادر خاں پیدا ہوا۔اس طرح وہ سوبھے خاں کا شاگرد کیسے ہوسکتا ہے۔خیر یہ بحث بھی ہمارے موضوع سے ہٹ کر ہے۔

ذیل میں ہم سوبھے خاں کی ''ہیر'' کا مکمل متن درج کر رہے ہیں۔یہ بات ذہن میں رہے کہ ہم نے یہ اشعار یوں کے توں درج کیے ہیں جیسے ہمیں قلمی بیاض سے ملے مولوی نور احمد خاں فریدیؔ کا کہنا بالکل درست ہے کہ ایک صدی سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد شاعر کا

کلام سینہ بہ سینہ چلتے چلتے اپنی اصل صورت کھو بیٹھا ہے۔ حشو و زائد نے شعروں کے اوزان کو بگاڑ دیا ہے۔ ردیف قافیہ تبدیل ہو گیا ہے اور دکھ تو اس بات کا ہے کہ شعر و شاعری کا ذوق نہ رکھنے والوں نے اپنی مرضی سے اشعار کی ترتیب بدل دی۔ اس طرح سوبھے خاں کی ''ہیر'' تسلسل کھو بیٹھی۔ (۱۷) تاہم بیاض میں جس شکل و صورت میں درج تھی ویسی ہی پیش کیا جا رہا ہے۔

اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ پروفیسر شوکت مغل نے اپنی کتاب میں جو چار بند درج کئے ہیں اُن میں دو بند سوبھے خاں کی ''ہیر'' میں درج ہی نہیں ہیں۔ یا تو وہ الحاقی ہیں۔ یا وہ قلمی بیاض کی تحریر میں نہیں آئے۔ باقی دو بند کم و بیش فرق کے ساتھ شاملِ ہیں۔

ہیر سوبھے خاں (مکمل متن)

۱۔ عاشق تھی گزرے ہن اَگے پچھے کئیں نہ توڑ نبھائی
یوسف کانڑ زلیخا رب کوں رو فریاد سنڑائی
۲۔ سسّی ہوت پنوں دے پچھوں، تھل وچ موئی ترہائی
شریں کارنڑ فرہاد کوں، تقدیر پہاڑ چٹائی
۳۔ حچھٹ پے ڈانڈ سوہانڑے مجنوں ''سم '' کھوہے دی چائی
سوہنڑی اِگئی مہینوال اِگولیندی اوں کوں مچھیاں کنوں کھوائی
۴۔ نازک عشق کمتا سیفل خاکی مرد خدائی
نال پری دے نسبت اُوندی قادر قلم چلائی
۵۔ لیلا جام چنیسر دا سر مٹکیاں نال وٹائی
جھل وڈٖانڑ اِگیا شیخ ملی مصری کارنڑ بائی
۶۔ چکوی دے چکوے کوں تاں جھگڑیندن عمر لنگھائی
عشق مجازی صاحباں دا جئیں مرزا کھڑ مرائی
۷۔ کوئل مائل مہینہ اتے سر چوٹی چاک رکھائی
آ پتنگ شمع دوں جلائے سر ڈٖیونڑ آشنائی
۸۔ پسی وچ سُمندراں دے شوہ کانڑ رہے ترہائی
وانگوں چندر چکور دے جِنہاں مست محبت لائی
۹۔ اِج کوئی ہمراہ نہ تھیسیا سوبھا باجھوں فضل خدائی

ہیر دا سراپا

۱۰۔ قصہ ہیر تے رانجھݨ دا کر مصنف نواں ڈِکھالے
چوچک ناں سیال سݨیدا جھنگ مگھیانے چالے

۱۱۔ زمیندار قدیمی ہا او راندہا شہر وچالے
ہیر اُوندی بیٹی ہے جہندی سار ای سندھ حوالے

۱۲۔ سے بانہیاں دے اگوں اجوں سے ہن خدمت والے
کل چھوٹی اِج وڈِی دائی ، کھیر کھنڈوں وچ پالے

۱۳۔ پئی آن بلوغت کوں چا گرد نگاہاں بھالے
ٹور اتوں بھل مور ونجݨ جیندے سر دے بشئیر کالے

۱۴۔ نین جیندے کھڑ ویݨ کرݨ بھج مارݨ ڈِنگ اوبالے
پینگھاں جھوٹے ہیر سونہانڑی کل سہیلیاں نالے

۱۵۔ سیر کرے دریا نواں دے تاں ہِڑے تھئین حوالے
لیکھ دے وچ میکھ دھنئیں جو نینہ رانجھݨ دا پالے

۱۶۔ پکا شعر نہ آکھیو سوبھا مصنف جوڑی گن رسالے

دائی بکی

۱۷۔ آن مکان بکی والا ہس پچھدا رانجھݨ آیا
میں مہمان مسافر کوں اِج قسمت آݨ ٹکایا

۱۸۔ عرشوں ونجھلی دھاں کڈھی جِیکوں چوں یاراں رنگ لایا
سݨ دائی حیران تھئی پھر رانجھݨ کول ہلوایا

۱۹۔ ہیں وت کوݨ، کتھوں تو آندیں کھت پئی ہما جایا
لعل لہاں وچوں کر پیئے جڈاں مرد ملوک الایا

۲۰۔ آکھس وطن تخت ہزارا میڈا قسمت اے ملک ڈکھایا
زیارت ہم مدینے دی جے دل بخت بھڑایا

اس بات سے متاثر ہوکر دائی بکی رانجھے کی خدمت کرنے لگتی ہے۔

۲۱۔ کھنڈوں نال پتاشے جھولے بھر بھر جام پلایا
قلیہ تے پلا فالودہ کھاناں ترت پکایا

ہیر تے اُوندی ماں وچکار سوال جواب

۲۲۔ پچھدی ہے ما ہیر کنوں پھر گوشے بہہ سمجھایا
سمن ہہن آرام گیو تین گھر کنوں چت چایا
۲۳۔ چاک پچھوں ہن خاک تھیوں تیں ہر دا بھرم ونجایا
چوچک باپ کیتو شرمندہ ویر پٹھان بچایا
۲۴۔ سوبھا ہر کوئی سنُسی ہگالھ ایہا جو ہر وسدا ہمسایہ
۲۵۔ ہیر صاف جواب ڈتا امّاں کوڑ کرو تدبیراں
روز میساج ڈہاڑے لکھی منی پر فقیراں
۲۶۔ چاک دا دانگ لیو ہے میکوں ایہا اَمر تقدیراں
نہ لکہسم پاند کھیڑے دا توڑے سے کرو تدبیراں
۲۷۔ سوبھا کئی نہ منی ہیر توڑے ماکر کر رہی تقریراں

ہیرنوں سہیلیاں دا سمجھانا

۲۸۔ ہیر ڈہوں سہلیاں آئیں کر کے ہنج وڈائی
رَل کھیڈیاں کھیر پیوسے چنگی عمر نبھائی

۲۹۔ چا راضی کر سیالاں کوں خوش ہووی پیو تے مائی
چاک دا فراق لے گئی کیا کیتو عقل دانائی
۳۰۔ نہ کوئی اُسدا خویش قبیلہ نہ کوئی بھین نہ بھائی
پاہیں میل گھتیندا دھوئیں بہیں رین لنگھائی
۳۱۔ بھوری لوئی رہس مونڈھے دے نہ کوئی پوشاک ہنڈائی
سوبھا ہر کوئی متیں ڈے رہی پر ہیر نہ منی کائی

ہیر دا جواب

۳۲۔ بولی نال سہلیاں دے ایہو ہیر سخن الایا
کھیڑا بھیڑا ذات اویڑا چاک توں گھول گھمایا
۳۳۔ او دن خالی نہیں وا لڈایا
اگے عشق سیالیں ناہا کتا ہیر نواں نہیں لایا
۳۴۔ رانجھن ڈھیم حضور کنوں نہ گلہ کرو اجایا
جو کجھ حال سیالاں دا ہیر سارا گن سنایا
۳۵۔ گلے گو تھیئے بد کوجھا جیں ڈینہہ روز حشر دا آیا
سوبھا بھولے بھن گیاں ول سیاں کر کوشش دا سایہ

شہر دے قاضی دی نصیحت

۳۶۔ ہیر کوں سمجھاون آیا پھیر قاضی جھنگ شہر دا
نام نشان عظیم وڈا تیڈے چوچک باپ مہر دا
۳۷۔ لج پال سارے پروار دی باعمل شرم رہیو سردا
نال الاول کھیڑے دی بہہ ملاں نیکی کردا
۳۸۔ میں کوہیں زمینداری اُوندی نت نسی گھر زردا
سبق ڈے پڑھائیم تیکوں پئی کوئی بھوم بشر دا

۳۹۔ جیڑھے منکر تھئے اُستاد کنوں ونج لہسن عذاب قبر دا
سوبھا قاضی کیتیاں بہوں نصیحتاں جو کجھ بانؒ ہنر دا

ہیر دا قاضی نوں جواب

۴۰۔ قاضی نال جواب کرے کر ہیر طبع جھکائی
مسلمیں ہوئی ہاں دین محمدؐ دی ہاں سچے پاک اپائی
۴۱۔ رہساں وچ ادب دے پوری جانڑے حق خدائی
تھئے نکاح دلیں دے سودے جیں ڈِینہہ خالق خلقت خلقی آہی
۴۲۔ جبرائیل گواہ تھیا کم میکائیل بنائی
کل ملائک وچ متابت حوراں جنج سوہائی
۴۳۔ قاضیا ہیں قضا اتے نہ جائیں راز الٰہی
گھن وڈھی لج لا نہٗ متاں فتوے رہی نہ کائی
۴۴۔ سوبھا ہیر تے رانجھنڑ اتے حضوروں توڑ کنوں اشنائی

جنج دی آمد

۴۵۔ جج گئے ساھے شادی کھیڑے سامان کریندے
ہکے ہکے کوں سنٗوایا کھیڑیاں اناج پوہیندے
۴۶۔ وچ بھراواں بھائیاں دے او ہر کوں کانڈھے ڈِیندے
شادی طبل آوازہ ہا ہئے واج ترت کھڑیندے
۴۷۔ دھیاں دھیاں کرنڑ دمامے نال ترناہیں رلیندے
ڈھولک نال رکھاہیے چھینٹے دکنیاں کھڑے وجیندے
۴۸۔ پنجواں آہا تری دی خدمت مشل طفلک اتیندے
ہک ہئے دے عناد کنوں پراہیں پے ڈھول کٹیندے

۴۹۔ ڈالاں مرد کرن پے خوشیاں سبھوں ویلاں ڈیندے
پی شراب تھیون پے کھیوے کنجریاں نچویندے
۵۰۔ سارنگیاں سُر لائی ہتھاں دے طبلے تال کریندے
خنجریاں ، دو تارے ڈھڈیں ناد فقیر سنیندے
۵۱۔ ہنسریاں الغوزے بعضے بیناں کھڑے پھوکیندے
سرادی ساز طنبورہ ہا سب اندر راز رکھیندے
۵۲۔ ہا مرچنگ مجھاں دا دشمن تھی ہلاک وجیندے
سبھوں کھیڑیاں جنج چڑھائی سامان سبھو کر چیندے
۵۳۔ گھتن لونڈ فراقیاں ہنے کھڑن او تنگ مچھکیندے
چھل ابدال پچھن فقیراں ڈھالے آون ہٹیندے
۵۴۔ تیرہاں تالیاں تال کرن پئے نقلاں نٹ کریندے
ڈوم ڈوال سبھے لچھ لوری آون کئی بیت اکھیندے
۵۵۔ ڈھاڈی نال کرہالے سارے پیڑھیاں پڑھ سنویندے
ہے ہتھ ناٹک انصاف جہاندے پتلیاں پے کھڈیندے
۵۶۔ رنگو رنگ بناون چہرے ہر بولی بلویندے
سوبھا وچ درگاہ رلبابی(۲٦) کھیڑے بازی جان ہریندے

جنج داسوانگت

۵۷۔ پئے آن شتابی ، کھیڑیاں جھنگ وچ جنج وڑائی
تماش بین خلق بے پایاں الٹ پئی ہرکائی

آتش بازی

۵۸۔ آتش بازی کھنڈ گئی، مہتاب کیتی روشنائی
چھٹکیاں کھڑیاں ہوائیں تاں پانچے ودن خلق بجھائی

۵۹۔ چرکھے، تڑے چادراں جو باغ کھڑے رنگ لائی
پھل جھڑیے منارے، چھٹکے تاں کم ونجے انار رسائی
۶۰۔ آ سیال تھئے متوجہ جنج کھیڑیاں دی آئی
کھٹوں نال پھڑیاں ہن ماچے تاجاہ گونو گوں بنائی
۶۱۔ وتھرے آن پلنگ غالیچے فرق و فرق ڈوائی
ڈھویندیں ہار کمہار گیا تھاں ہر جنس اتھ آہی

بھانڈے

۶۲۔ گھا گھریں نال چیونے گھڑے ہتھ لوٹے لٹکائی
آب خورے، استاوے، ڈولے سڑنک ہوں بنائی

کھاون دیاں شیواں

۶۳۔ کئی خاشے کئی راشے چا تدبیر سیال پھڑائی
کھانے وچ ٹکانے پورے نائی رسو پکائی
۶۴۔ قلیہ تے پلا فالودہ یخنی کھنڈ مٹھائی
حلوے دے نال خرمل کھچڑی رہی اجائی

کامے

۶۵۔ کوٹانہ رہے چلھے تے تکڑا کردا ہوں کمائی
نوانیاں، نال بٹھاریاں ہاریاں وارے نہ آون کائی
۶۶۔ بھتے تان ہتھاں دے کر دیاں مکھن سیخ پکائی
کانجھے سب سیالیں مانجھے ہر کوں روٹی آئی
۶۷۔ سوبھا رات ایہا سرمیل والی چا غم وچ ہیر نبھائی

مرداں دا جشن

۶۸۔ مل سیالے سمالے کھیڑیاں آن کچہری لائی
آندی ونجے باہندھی خلقت پیٹھن فرش وچھائی
۶۹۔ ڈیکھن کان تماشے دے پھر الٹ آئی ہرکائی
کنچنیاں دے کھاڑے ہر جا لگے جا پچائی
۷۰۔ راتیں شمع بالن شودے پے قہر وچ نائی
سارے پیلے دی پشوازاں گل وچ کھڑیاں زیب ٹھائی
۷۱۔ کٹمالے دے پھلوائے مچھلیاں ، والیان راند رسائی
نک آتے نتھ بولا بھلے، چام کلی چمکائی
۷۲۔ نال ہوئیاں جڑیے جھابے خوب کھڑیاں لٹکائی
ہتھیں کنگن پہنچیاں موہروں چھلے کرن لڑائی
۷۳۔ تویت بدن نال پیت کیتی وچ ہن پستان سلائی
سوہرے بدھ نچن پیاں کنجریاں تھئی مخلوق نگاہی
۷۴۔ چلوتریاں وچ چیلاں دے پھر ونجن کمند چڑھائی
وزیرے نال نچاوت سنگی دیندن ماز رلائی
۷۵۔ وقت سنجان آواز کرن ایویں ہوندے قلم اکاہی
ہر منگتا رج ریہا کھیڑیاں دولت کمی نہ کائی
۷۶۔ سوبھا حق ملسی حقداراں کوں ہئے کوڑی کرن کمائی

سوانیاں دا جشن

۷۷۔ ڈھولک نال رکھائی ہے کھیڑیاں آن جھمر دے کھڑدیاں
گانے خوب بناون بانے گھتیاں کھڑیاں زیور دیاں
۷۸۔ سر دے پوچھن خوب زری دے چھٹکیاں بوئیں عطر دیاں
آون زلفہ کھنڈاری تاں ہیا نانگ وانگوں ڈنگ لڑ دیاں

۷۹۔ پیریں ٹورے لائن ٹھنگورے ناز ہوں وچ کر دیاں
سٹن باہنہ الارن ہجوں سی آون پگر دیاں
۸۰۔ بعضے چکن تال کنوں کئی ہن استاد ہنر دیاں
رانداں کھیڈ چھوڑیونے سبھے جیڑھیاں ہن جھمر دیاں
۸۱۔ خوشیاں کر چکیلیاں پاون وانگ بھنبھیری پھر دیاں
پوپٹ مار سناون لوکاں ٹاہ ٹاہ آون کر دیاں
۸۲۔ ہک جنگھ نال مریندیاں لتڑ چیناں آون چھڑ دیاں
لوڈی نال مریندیاں بیو گالھیں گیاں شرم دیاں

نکاح دی رسم

۸۳۔ گزری رات رہی ونج باقی جا کوئی پہر سوایا
سون سوتڑ کرن کوں تا پھر لوگ زنانہ آیا
۸۴۔ ماسیاں پُھپھیاں دائیاں آئیاں ہیر کوں پہنایا
باہیں نال رلی ہئی باہیں چوئی پھل جڑایا
۸۵۔ چمک سونے دی دھمک ڈتی واہ چونی چیٹک لایا
بازو بند کمند جڑیا' انوٹ ہوں ٹھہایا
۸۶۔ واہ گونی واہ بینہہ کنجھلے بدن تعویذ سہایا
مولی مہندی' سرخی' شنگرف عطر بیش منگوایا
۸۷۔ ہار سنگار آون گھن سبھوں ہیر زلہل گل پایا
تے تانگ ماہی دی سانگ میکوں کھیڑا گھول گھمایا
۸۸۔ جیندیں کنڈ نہ ڈیساں رانجھا جے ملک الموت بچایا
وقت اسحور ظہور تھیا پھر ملاں کو منگوایا
۸۹۔ مکنا پا الاول کو وچ مسند آن ہہلایا
ڈو گواہ وکیل مقرر شرع اینویں فرمایا

۹۰۔ کاݨ بوچھݨ دے ہیر کنوں اتھاں ونج وکیل ہلایا
توں کر منظور الاول کوں تقریر سیتی سݨوایا
۹۱۔ تھی رنگ کنوں بے رنگ چلے اتھ دلدا رڑ نہ آیا
آݨ سلام دیو نے مجلس جلد وکیل ہلایا
۹۲۔ ڈِتی رضا وکیل گواہاں چٹ تے کوڑ الایا
سوبھا ہیر کنوں تدبیر گئی تقدیر نبھ بھڑایا

ہیر دے جہیز دا سامان

۹۳۔ وچ حضور بھرانواندے آ چوچک ڈاج کھنڈائے
بیور، تریور، چولیاں چُنیاں سب کجھ نال گنائے
۹۴۔ پھل ٹوٹن گل نگرش بونداں دیرے دال منگوائے
ستوگل دے ست پھٹڑے ہک دانی داہ استاد بنائے
۹۵۔ چھنیڈکاں نال بوچھݨ سے ڈورے واہ واہ پاند جوڑائے
ساوے پیلے چھٹیاں خوب چڑھویاں چھینے لائے
۹۶۔ کیسریاں سے سوہے پونڑے سبھوں چندر بدھائے
آغا بانی ململ خاصے بے حد آل انائے
۹۷۔ لٹھے آݨ کیتو نیں کٹھے تاں بوچھݨ جگ ناتی آئے
لنگیاں نال تصیلے ریشم کسیاں کسب بھڑائے
۹۸۔ پٹے دی ذات پذاتی کپڑے نہیں گݨن وچ آئے
سوبھا ہیر اگوں منظور نہیں پئے ڈیوݨ ڈاج اجائے

رانجھا جوگی دے بھیس

۹۹۔ ول جواب کیتا میاں رانجھݨ منطقی آکھ سݨیسوں
نال حکم حق تعالیٰ دے ہر مرضاں صحیح کریسوں

۱۰۰۔ نبضاں گول بدن دیاں ساریاں ہر اک رگ سدھیسوں
جیکوں عمل نہ تھیندا ہوسی لکھ تعویذ پیسوں

۱۰۱۔ جیں مرد دے مہر دی ٹھائی نہ ہوسی پڑھ کلام ڈیسوں
واہ ' ڈوا تے ملی چھالی کوں منکے خوب چلیسوں

۱۰۲۔ ہانجے گہن' نار دی کوں کئی بوٹیاں جھول پلیسوں
ساوے' پیلے پردھے لگے پر گنڈھیاں نال گڈھیسوں

۱۰۳۔ سِر دی پیڑ' تاثیر بدن دی ہر ہک درد ونجیسوں
ڈھدری سدڑی ون دی دمڑی سخی دار ولیسوں

۱۰۴۔ سوبھا ہے نیت میاں رانجھن دی ونج مکے حج کریسوں

سپ دیاں قسماں

۱۰۵۔ ماتڑیں نال الانا رانجھن کھیڑے نال رذالے
ذاتیں سپ سنجاناں میں بھی ہر ناگاں دے چالے

۱۰۶۔ ازکر تلہیر وچ روہیاندے کئی درلے آن ڈکھالے
وا گنیس ' پدم ' سنگھ چوڑ' چرھویا' مشکی ناگ ہن کالے

۱۰۷۔ نیلا' پیلا تے زرد دہا ساڑے درخت سیالے
کوڑ کنڈ' کورنڈی وی ہن بھاگے ناگ چتالے

۱۰۸۔ ہن کھن برا جتامہ جے دم رکھے زہر وچالے
سوبھا کرن متابت رانجھن دی مل مہریاں مرد سمالے

گھوڑیاں دیاں قسماں

۱۰۹۔ وہر ہوئی تیار کھیڑیاں دی پیا وکارا پھردا
کمک نال تیار سبھو ہا جو قصبات شہردا

۱۱۰۔ رنگ پور توں اوہ نکل پئے جیویں تمن ڈِسے لشکردا
کرن ہنکار چنا دڑ گھوڑے جوں کڑکار کپر دا
۱۱۱۔ بور سمندر برنجے تکرے کر دے ناچ مہر دا
کہا کمیت تے ابلخ تازی وانگے باز اڈر دا
۱۱۲۔ پنج کلاں تے صوفی چینی قدم نیاز وچ ٹردا
مرد ہسوار ڈیونڑ سے خیزاں ہک کنوں پیا چڑھدا
۱۱۳۔ سِر اتے لال دوشالے تاں بنھ لنگیاں پیچ کردا
ڈھالیں نال کماناں برچھے کھیڈنڑ گز ہنر دا

(آگے ایک ورق افتادہ ہے)

ہیر دا قاضی نوں جواب

۱۱۴۔ چھیکڑ ہیر الائی تاں کم ڈِٹھس ویندا سارا
بی بی مر نئی قاضیا سِر تے وجیا موت نقارا
۱۱۵۔ سوڑی سامی سٹ گھتیا کوئی نہ چلیا چارا
سِر تے پوسن وڈانڑ گناہ دے اِتھاں دھوں اندھارا
۱۱۶۔ رشوت کھا نہ قاضیا متاں پیا لڈ بجئیں ہارا
ہنڑ ظاہر کتابی مسلے اُٹھسی عالم سارا
۱۱۷۔ کھوٹا کھرا پیا پر کھیسی آپ سنارا
تیرے تے خورشید آسی او دوزخ دا بھڑکارا
۱۱۸۔ وچ شفیع امت دا ضامن حضرت نبیؐ سوہارا
سن کر سخن ہیر دے قاضی چا نروار وسارا
۱۱۹۔ سوبھا قاضی ٹھپ کتاباں رکھیاں کیڈے گیس پسارا

حواشی

۱۔ نذیر احمد سیّد، ڈاکٹر، (مرتب)، ''کلام بلّھے شاہ''، لاہور، پیکیجز لمیٹڈ، ۱۹۶۷ء، ص۔۳۸

۲۔ انعام الحق جاوید، ڈاکٹر، (مرتب)، ''پاکستانی زبانوں کے صوفی شعراء''، اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۲۰۰۸ء، ص۔۵۹

۳۔ محمد اسلم رسول پوری، (مرتب)، ''منتخب سرائیکی کلام سچل سرمست''، ملتان، بزمِ ثقافت ۱۹۷۷ء، ص۔۸۷

۴۔ محمد آصف خاں، (مرتب)، ''آکھیا خواجہ فریدؒ نے''، لاہور، پنجابی ادبی بورڈ ۱۹۹۴ء، ص۔۱۳۱

۵۔ وقار انبالوی، ''ہیر دا نویکلا پن''، مطبوعہ پنج دریا، لاہور، تمثیل روڈ، ۱۹۶۹ء، ص۔

۶۔ محمد شریف صابر، (مرتب)، ''ہیر وارث شاہ''، لاہور، وارث میموریل کمیٹی محکمہ اطلاعات، ۱۹۸۵ء، ص۔۴۱۲

۷۔ علی عباس جلالپوری، (مرتب)، ''مقاماتِ وارث شاہ''، لاہور، تخلیقات ٹمپل روڈ، ۱۹۹۹ء، ص۔۹۹

۸۔ گورنمنٹ پنجاب (مرتب) ''ملتان ڈسٹرکٹ گزیٹر''، (انگریزی)، لاہور، ۱۹۰۱ء، ص۔۱۶۲

۹۔ سکھ رام شجاع آبادی، ''پریوار'' شجاع آباد دا مہان کری مشمولہ ماہنامہ، لدھیانہ، موتا نگر (گورمکھی) ۱۹۵۰ء، ص۔۷

۱۰۔ راؤ اصغر، راجہ جیسور، ''ہندی اُردو لغت''، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان ۱۹۹۸ء، ص۔۳۲۳

۱۱۔ سکھ رام شجاع آبادی، ''پریوار'' شجاع آباد دا مہان کری مشمولہ ماہنامہ، لدھیانہ، موتا نگر (گورمکھی) ۱۹۵۰ء، ص۔۷

۱۲۔ شوکت مغل، پروفیسر ''ملتان دیاں واراں''، ملتان، سرائیکی ادبی بورڈ ۱۹۹۴ء، ص۔۲۱۵

۱۳۔ ایضاً ص۔۲۱۵

۱۴۔ سکھ رام شجاع آبادی، ''پریوار'' شجاع آباد دا مہان کری مشمولہ ماہنامہ، لدھیانہ، موتا نگر (گورمکھی) ۱۹۵۰ء، ص۔۱۶

۱۵۔ عزیز الرحمٰن، ایک گمنام شاعر مشمولہ ماہنامہ ''العزیز'' بہاولپور، ملتانی گیٹ ۱۹۴۳ء، ص۔۱۷

۱۶۔ شوکت مغل، پروفیسر ''ملتان دیاں واراں''، ملتان سرائیکی ادبی بورڈ ۱۹۹۴ء، ص۔۲۰۷

۱۷۔ نور احمد فریدی، مولوی، ''تاریخ ملتان''، ملتان رائٹرز کالونی، ص۔